وراثتی معاملات میں جہیز کی حیثیت:ایک تحقیقی جائزہ

Status of Dowry in Inheritance Matters: An exploratory review

Sadaf Ahmed Ali
MPhil, Department of Islamic Studies, The Women University Multan:
sadafbukhari615@gmail.com

Dr. Ruqia Bano
Lecturer, Department of Islamiuc Studies, The Women University Multan :
ruqia.6089@wum.edu.pk

Abstract:
Denial of women's rights is a global problem, but in the Indian subcontinent, where women's other rights are denied, they are also deprived of their Shariah rights of inheritance, although Islam is the biggest supporter of women's rights. It provides all the rights that are not available to women in any society, even if it is a developed society. But instead of following Islamic injunctions, Muslims are influenced by Hindu traditions and customs and make women happy with dowry items. Dowry is given the name of inheritance, thereby depriving them of inheritance. But can dowry be a substitute for inheritance, this is an important question, the answer of which is sought in this article.
Keywords : *Dowry, Inheritance ,Islam ,Deprived*

جہالت کے تعفن زدہ معاشرے میں عورت کی حیثیت ایک ایسی مخلوق کی تھی جو انتہائی کم تر درجے کی تصور کی جاتی تھی دیگر الہامی مذاہب جہاں اپنی اصلی تعلیمات بھول چکے تھے عورت کو ناپاک اور شیطان جیسے القابات سے نوازتے تھے جب اسلام آیا تو اس نے عورت کو معاشرتی ،معاشی اور مذہبی طور پر مضبوط کیا،اسے بطور انسان تمام بنیادی حقوق فراہم کیے اور ان میں معاشی خود مختاری کا حق سر فہرست تھا۔ لیکن برصغیر پاک وہند میں جب مسلمان ہندو رسوم ورواج سے متاثر ہوئے تو عورتوں کے بہت سے حقوق غصب کرنا شروع کر دیے جس میں جہاں دیگر معاشرتی معاشی حقوق شامل تھے ان میں وراثت سے محروم کرنا اولین درجہ میں آتا تھا۔ اب پاکستان میں بھی لڑکیوں کو شادی پر معمولی سا جہیز دے کر انہیں زمین جائیداد زرعی زمینوں اور دیگر جائیداد سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ قابل افسوس امر یہ ہے بہت سے مذہبی گھرانے بھی اسی فہرست میں کھڑے ہیں جہاں خاندان سے باہر جائیداد جانے کے ڈر سے یا

تو بچیوں کی شادیاں نہیں کی جاتیں یا لڑکیوں سے وراثت معاف کروالی جاتی ہے۔ یہ ایک ظالمانہ اور غیر شرعی رسم ہے جس کی اسلامی شریعت کسی طور پر اجازت نہیں دیتی۔

جہیز عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ جہاز یعنی "سامان" ہے۔ جہیز لغوی طور پر جھر سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں: سامان تیار کرنا۔ قرآن مجید میں لفظ اس طرح استعمال ہوا ہے:

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ [1]

"پھر جب (یوسف علیہ السلام نے) ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا۔"

پھر جہیز باب تفصیل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ہر موقع پر الگ طرح کا سامان تیار ہونا ہے جیسے جہاز العروس۔ دلہن کو تیار کرنا یعنی شب زمانے کے لئے آراستہ کر کے دولہا کے پاس بھیجنا تے۔[2]

جہیز کا لفظ احادیث مبارکہ میں:

جہیز کا لفظ احادیث مبارکہ میں تین خواتین کے ضمن میں ملتا ہے:

ا۔ حضرت صفیہؓ ۲۔ حضرت ام حبیبہؓ ۳۔ حضرت فاطمہؓ

۱۔ جنگ خیبر سے واپسی آپ مٹی میں نیلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا تھا۔ اس لئے حدیث میں مذکور ہے:

جهزلهاله ام سليم ؓ قاهدتها له من الليل[3]

"حضرت ام سلیم نے حضرت صفیہ کو تیار کیا اور شب باشی کے لئے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا"

۲۔ نجاشی (شاہ حبشہ) کی طرف سے حضرت ام حبیبہ کا نکاح بذریعہ وکیل آپ ﷺ کے ساتھ کر کے ایک صحابی کے ساتھ روانہ کیا تھا حدیث مبارکہ ہے کہ:

ثم جهزها من عنده وبعث لها الى رسول الله وال و وجهازها كل عندالنجاشي[4]

---

[1]: القرآن (70:12)

[2] یوسف صلاح الدین، حافظ "بارات اور جہیز کا تصور مفاسد اور حل، وفاقی شرعی عدالت، شاداب کالونی علامہ اقبال روڈ، لاہور، 2013" ص:23

[3] القرآن (70:12) صحیح البخاری، اصلاق، حدیث: ۲۷۲

[4] احمد بن حنبل ،مسند احمد, مؤسسة الرسالة,الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 :٦/٤٢٧

پھر نجاشی نے حضرت ام حبیبہ کو اپنے پاس سے تیار کیا اور انکو رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کیا۔ ان کی ساری تیاری اور ساز و سامان نجاشی کی طرف سے تھا۔

۳۔ حضرت فاطمہ کو جہیز دینے سے متعلق حضرت فاطمہ کو دولہا حضرت علی کے پاس بھیجنے کی تیاری ہی تھی جیسا کہ سنن نسائی میں ہے:

جهز رسول الله الا العلم فاطمه الله حی حمیل وقربة وسادة حشوها اذخر۔[5]

رسول اللہ نے پہلے پہل حضرت علی کے پاس بھیجنے کے لئے حضرت فاطمہ کو تیار کیا ایک چادر، مشکل اور تکیہ کے ساتھ جس میں اذخر گھاس بھری تھی۔

ان تمام احادیث مبارکہ میں جہیز کا مطلب دلہن کو تیار کر کے دولہا کے پاس بھیجنا ہی مراد ہے۔

جہیز کی مروجہ اصطلاحی تعریف:

جہیز کے معنی "سباب اور سامان کے ہیں اصطلاحا اس ساز و سامان کو کہتے ہیں جو لڑکی کے ہمراہ سسرال میں دیا جاتا ہے۔ جہیز کی رسم بہت قدیم زمانے سے چلی آرہی ہے۔ ہندوستان میں مغل بادشاہوں نے مسلمانوں اور ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کی فضا پیدا کرنے کے لئے بہت سی ہندی رسومات کو اپنالیا تھا۔ جہیز کی رسم بھی ان میں سے ایک ہے۔ ہندو چونکہ لڑکیوں کو جائیداد میں حق وراثت نہیں دیتے تھے اس لئے انہیں وہ شادی کے موقع پر جو دے سکتے تھے بیٹی کو جہیز کے نام پر دے دیتے تھے۔

ہندوؤں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی یہ رسم جڑ پکڑ گئی کہ جہیز وراثت کا نعم البدل بن گیا۔[6]

مفردات القران میں امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

الجهاز ما بعد من متاع وغیره والتیجهیز حمل ذالک او بعثه[7]

"جہاز اس سامان وغیرہ کو کہا جاتا ہے جو کسی کے لئے تیار کیا جاتا ہے تجہیز کا معنی ہے سامان کو اٹھانا یا بھیجنا"

معجم لغۃ الفقہاء میں ہے:

---

[5] نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی بیت الافکار الدولیه ،الریاض السعودی العربیه،1998ء النکاح، جهاز الرجل ابنت: حدیث: ۳۳۸۲

[6] موسی خان، رابعہ اختر، اسلام میں حیثیت نسواں، دعا پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور، ص:۲۱۵

[7] یوسف صلاح الدین، حافظ، "بارات اور جہیز کا تصور"، ص:923

الجهاز: بكسر الجيم ج أجهزة، والجهاز من كل شئ: ما يحتاج إليه..Apparatus [8]

جہاز اس ساز و سامان کے مجموعہ کا نام ہے عبارت ہے جو کسی کام کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

معجم الوسیط میں ہے:

(الجهاز) جهاز كل شَيْء مَا يحْتَاج إِلَيْهِ يُقَال جهاز الْعَرُوس وَالْمُسَافر والجيش وَالْمَيِّت[9]

جہاز گھر یا مسافر یا دلہن کے لئے وہ سامان ہے جس کی احتیاج ہوتی ہے۔

الجهاز هو الاثاث الذي تعده الزوجة هي وأهلها ليكون معها في البيت، إذا دخل بها الزوج.وقد جرى العرف..[10]

جہیز وہ سامان ہے جو بیوی یا اس کے گھر والے تیار کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے ساتھ گھر لے جائے، جب وہ شوہر کے گھر میں جائے، یہ ایک عرف ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

وهذا مجرد عرف جرى عليه الناس، وتجهيز كل ما يحتاج له من الاثاث، والفرش، والادوات، فهو الزوج، والزوجة لا تسأل عن شئ من ذلك،۔[11]

یہ صرف ایک عرف ہے جو لوگوں میں جاری ہے، گھر کی ہر ضرورت کی چیز بستر، سامان تیار کرنا مرد کی ذمہ داری ہے عورت سے یہ سب چیزیں مانگی نہیں جائیں گی۔

جہاز یا جہیز لغت میں تیاری کو اور اصطلاحی معنی میں "گھر کے سامان" کو کہتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو زندگی گزارنے کے لیے انسان کی گھر کی ضروریات میں سے ہو وہ چیز جہیز کہلاتی ہے۔اور یہ صرف والدین کی طرف سے بچی کے لیے تحفہ ہے۔

---

[8] محمد رواس قلعجي - حامد صادق قنيبي، معجم لغة الفقهاء، دار النفائس للطباعة والنشر والتوزيع،الطبعة: الثانية، 1408 هـ - 1988 ،ص168

[9] مجمع اللغة العربية بالقاهرة،المعجم الوسيط ، دار الدعوة، س ن 1۔/143

[10] سيد سابق (المتوفى: 1420هـ)،فقه السنة،دار الكتاب العربي، بيروت – لبنان،الطبعة: الثالثة، 1397 هـ - 1977, 167/2

[11] ايضا،167/2

جہیز

جسے آج کل شادی کی ایک بہت بڑی ضرورت سمجھا جاتا ہے اور بہت ساری لڑکیاں سروں میں چاندی کے تار سجا لیتی ہیں اور وجہ صرف اتنی ہوتی ہے کہ ان کے والدین کے پاس جہیز میں دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ جہیز کے مطالبے کو پورا نہ کرپانے پر منگنی اور نکاح تک ٹوٹ جاتے ہیں۔
جہیز کی شریعت اسلامیہ میں کوئی حیثیت نہیں سوائے اس کے کہ والدین اپنی لڑکی کو بطور تحفہ ضروریات زندگی کی تکمیل کے لئے اتنا سامان دے دیں جو کہ آسانی سے میسر ہو۔ جہیز کا لڑکے والوں کی جانب سے مطالبہ بالکل غیر شرعی ہے اور یہ انتہائی بری و قبیح رسم ہے۔ ہزاروں لڑکیاں اپنے والدین کے سامنے ہی عمر کی منزلیں طے کرتے کرتے بڑھاپے کی دہلیز تک آجاتی ہیں اور والدین بے بسی کے عالم میں دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:۔

إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مَؤُونَةً[12]

وہ نکاح بڑا برکت والا ہے جس میں کم سے کم خرچ ہو۔

جہیز کیا ہے؟

جہیز ایسی اشیا کو کہتے ہیں جو دلہن شادی کے وقت اپنے ساتھ سسرال لے کر آتی ہے جہیز میں گھریلو سامان، زیور، کپڑے، پیسہ جائیداد وغیرہ شامل ہیں۔ عورت کو وراثت میں ملنے والی جائیداد اس میں شامل نہیں ہوتی۔

جہیز کس کی ملکیت ہوتا ہے:

جہیز بری اور نکاح کے دوران دلہن کو ملنے والے تحائف کی مالک صرف دلہن ہوتی ہے اور قانونی طور پر شوہر یا سسرال والوں کا ان چیزوں پر کوئی حق نہیں ہوتا اس کے علاوہ دلہن کے ان چیزوں کے استعمال کے حق پر کوئی پابندی یا شرط نہیں لگائی جاسکتی طلاق کے بعد شوہر یا سسرال والوں کا عورت کا جہیز روک لینا غیر قانونی ہے۔
بری کو عام طور پر وہ تحائف سمجھا جاتا ہے جو کہ دلہن کو بوقت شادی دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں دلہن کے والدین عموماً خطیر رقم دولے کے قریبی رشتہ داروں کے لئے تحائف خریدنے میں خرچ کر دیتے ہیں۔ یہ سب تحائف

---

[12] احمد بن حنبل ,مسند احمد ء،مسند عائشة الصديقة,ح24529

کی مد میں آتے ہیں۔ اسلامی احکامات کے تحت تحائف واپس نہیں لئے جاسکتے اور نہ ہی یہ زر خلع کی مد میں آتے ہیں ایک بار دولہا اس بات کو تسلیم کرلے کہ سونے کی زیورات تحائف کی مد میں ہیں تو پھر وہ واپس وصول کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا تحائف کو ہبہ یا بعض کی مد میں بھی نہیں لیا جاسکتا کیونکہ اس کا بھی نکاح نامہ میں ذکر نہیں تھا ہائی کورٹ نے مداخلت سے انکار کر دیا۔ آئینی درخواست نامنظور ہو گی۔

جہیز کا سامان ہمیشہ عورت کی ملکیت ہوتا ہے۔ خاوند کی فوتگی کے بعد یہ متوفی کے ورثا کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ جہیز واپس کریں۔

سامان جہیز:

سامان جہیز میں گھریلو سامان، زیور کپڑے، پیسہ اور جائیداد شامل ہیں جو دلہن رخصتی کے وقت اپنے ساتھ لے کر آتی ہے۔

یہ والدین کی طرف سے ایک تحفہ کی حیثیت رکھتا ہے جس کی کوئی مقدار مقرر نہیں لیکن شریعت نے وراثت کے حصے مقرر کر دیئے ہیں اگرچہ یہ بات مسلمہ ہے اس نے مرد کا حصہ عورت سے دگنا رکھا ہے جس کی مصلحت یہ ہے کہ مرد گھر کا کفیل ہے لیکن عورت کفیل نہیں لیکن اس کی وراثت پر اس کا حق ایک شرعی تقاضا ہے۔

شریعت نے بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی اور بہن عورت کا حصہ جائیداد میں مقرر کر دیا ہے جس سے کسی صورت انحراف نہیں کیا جاسکتا۔

بیٹی کا وراثت میں حصہ:

بیٹی کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک جو حصہ بیان کیا ہے وہ یہ ہے:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ[13]

اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لیے دو تہائی ہے اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو وہ نصف مال کی وارث ہو گی۔

بیٹی کی وراثت کی تین صورتیں بنتی ہیں۔

1: اگر بیٹے اور بیٹی دونوں ہوں تو ہر بیٹی کو بیٹے سے آدھا حصہ ملے گا۔

[13] النساء،4:11

2: اگر وارثوں میں بیٹے نہ ہوں صرف بیٹیاں ہوں اور وہ دو سے زیادہ ہوں تو ان کے لیے کل ترکہ کا دو تہائی حصہ ہو گا۔

3: اگر اولاد میں صرف ایک ہی بیٹی ہو تو وہ نصف جائیداد کی وارث ہو گی۔

اسی طرح اگر میت کا بیٹا نہ ہو اور حقیقی بھائی بھی نہ ہو تو بہن عصبہ بن کر وراثت لیتی ہے اس طرح اگر میت کی اولاد یا والدین دونوں نہ ہوں اور بھائی اور بہن عصبہ بن کر ترکہ لیں گے جو چھٹا چھٹا حصہ ہو گا۔

پاکستانی معاشرے میں عموماً یہی رائج ہے کہ لڑکی کو جہیز دے دیا جاتا ہے پھر جائیداد سے حصہ نہین دیا جاتا ہمارا زمیندار طبقہ اس حد تک ظالمانہ رسوم و رواج میں جکڑا ہوا ہے جس میں بیٹے کو تو میراث دی جاتی ہے لیکن بیٹی کو محروم کیا جاتا ہے یا پھر جائیداد بچانے کے لیے لڑکیوں کی شادیاں بچوں سے کی جاتی ہیں یا ساری عمر ان کی شادی ہی نہیں کی جاتی۔ قرآن سے نکاح نابالغ بچوں سے شادیاں اسی ظالمانہ رسم کی ایک تصویر ہیں۔

جہیز وراثت کا نعم البدل ہے؟

ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ بیٹیوں کو جہیز دے کر سمجھتے ہیں کہ انکا حق ادا کر دیا اور والدین کا مال و جائیداد مکمل بیٹوں کے تصرف میں ہے۔

اس سلسلے میں ہم مندرجہ ذیل نکات کا جائزہ لیتے ہیں۔

ا۔ جہیز کا سامان گھریلو اشیاء ضروریہ پر مشتمل ہوتا ہے اس طرح کا سامان والدین مرنے کے بعد بیٹوں کے لئے بھی چھوڑ جاتے ہیں پھر یہ وراثت کا نعم البدل کیسے ہوا؟

۲۔ جہیز گھریلو اشیاء ہوتی ہیں جبکہ اگر والدین زمین جائیداد فیکٹری چھوڑ کر مریں جو صرف بیٹوں کی ملکیت ہو تو کیا جہیز اور وراثتی اشیاء کی مالیت برابر ہو گی؟

جہیز ہندوانہ رسم ہے جو صرف غیر شادی شدہ بیٹی کا حق ہے جبکہ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے بیٹی ہر حال میں والدین کی وراثت کی حقدار رہتی ہے وراثت میں چاہے شادی شدہ ہو یا کنواری امیر ہو یا غریب۔

ہمارے معاشرے میں یہ تصور بہت تقویت پا رہا ہے بہنوں اور بیٹیوں کو جہیز دے کر میراث میں انکا حصہ ختم کر دیا جاتا ہے۔ اسلئے اول تو بہنیں، بیٹیاں میراث کا مطالبہ کرتی نہیں ہیں اگر گھر بھی دیں تو خصوصا بھائی یہ کہہ دیتے ہیں والد صاحب نے تمہاری شادی پر لاکھوں کا جہیز دے دیا تھا اب انکے مال و جائیداد میں تمہارا کیا حصہ رہ گیا ہے۔ حالانکہ

جہیز کی حیثیت تحفہ کی سی ہے اور وہ والدین عموماً اپنی زندگی میں بیٹیوں کو دیتے ہیں جبکہ وراثت تو مرنے کے بعد متوفی کے متروکہ مال پر ہے۔

زندگی میں انسان کو کچھ دینے سے ہونے کے بعد اس کا حصہ مال میں سے ختم نہیں ہو جاتا۔ اس طرح یہ بھی المیہ کہ وراثت میں حصہ طلب کرنے سے بائی ناراض ہو جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر بہنیں اپنا حصہ لے لیں گی تو ہم قطع تعلق کر لیں گے جبکہ اگر تم اپنا حصہ چھوڑ دو گی تبھی بھائی تعلق رکھیں گے۔ عید، شب برات، خوشی غمی میں شریک ہو کر کروڑوں لاکھوں کی جائیدادیں ہتھیا کر سالوں بعد چند ہزار کے تحائف دے کر بیٹیوں اور بہنوں کا حق ادا کریں گے۔

جہیز بطور وراثت علماء کی آراء

جہیز کے بارے میں علماء کی آراء سے ہی جہیز کی شرعی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ والد کی وفات کے بعد بہنوں کی شادی کرتے ہیں۔ شادی اور جہیز کے مصارف مشترکہ متروکہ مال سے کرتے ہیں۔ جب وراثت تقسیم کرنے کی بات ہوتی ہے تو بہنوں کو یہ کہہ کر حصہ نہیں دیتے کہ " **ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنادیا تھا۔ لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا۔** " حالانکہ شادی و جہیز کے اخراجات کرتے وقت کوئی ایسی بات نہیں کی جاتی کہ یہ مصارف دلہن کے وراثتی حصہ کے عوض ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ (1) کیا ان کی یہ بات شرعی طور پر درست ہے؟ (2) اگر اس صورت میں بہنوں کو حصہ دینا ضروری ہے تو جو زبردستی کسی عورت کے حصے کی وراثتی جائیداد اسے نہ دے تو اس کی کیا سزا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) ان لوگوں کی یہ بات کہ " ہم نے ان کے وراثتی حصے کے عوض ان کی شادی کروادی تھی اور جہیز بنادیا تھا۔ لہٰذا انہیں وراثتی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا " شرعاً ہرگز درست نہیں، بلکہ مُورث (یعنی جس کی وراثت تقسیم ہو، اس) کے انتقال کے بعد اگر اس کی بیٹیاں ہوں تو انہیں وراثت سے حصہ لازمی ملے گا۔ ان کی شادی کے مصارف اور جہیز پر ان کے بھائیوں نے جو رقم صرف کی وہ ان کے حصے سے منہا نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس

کے سبب ان کا حصہ کم یا بالکل ختم ہو گا کیونکہ جہیز یا کسی دوسری صورت میں بلا معاہدہ جو کچھ بھائی اخراجات کرتے ہیں وہ ان کی طرف سے احسان اور ہبہ (گفٹ) ہوتا ہے۔[14]

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی الله علیه واٰلهٖ وسلَّم

سوال نمبر:152440

عنوان: کیا بہنوں کو جہیز میں دیا گیا سامان مثلاً گاڑی اور رقم بھی وراثت میں شامل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: ۱ (ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں، وراثت کی تقسیم کس طرح ہو گی؟ (۲) جائیداد میں کون کون سی اشیاء شامل کی جاتی ہیں؟ (۳) کیا بہنوں کو جہیز میں دیا گیا سامان مثلاً گاڑی اور رقم بھی وراثت میں شامل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: (۱،۲) مرحوم نے جو چیزیں بھی اپنی ملکیت میں چھوڑی ہیں خواہ زمین، مکان، دکان، جائیداد ہو یا سونا، چاندی دیگر سامان اور اثاث البیت ہو سب ان کا ترکہ بن گیا اور سب میں وراثت جاری ہو گی، پہلے مرحوم کی تجہیز و تکفین کا خرچ پورا کیا جائے پھر ان کے ذمہ اگر قرض ہو تو اسے ادا کیا جائے اس کے بعد جو بچے اس کے ایک تہائی میں سے وصیت پوری کی جائے (اگر مرحوم نے وصیت کی ہو)

مرحوم کے والدین اور بیوی پہلے فوت ہو چکے ہوں اور ورثا میں صرف پانچ لڑکے دو لڑکیاں ہوں تو ترکہ کے بارہ (۱۲) حصے ہو کر دو دو حصے ہر لڑکے کو اور ایک ایک حصہ ہر لڑکی کو ملے گا۔

(۳) نہیں، وفات کے وقت مرحوم کی ملکیت میں جو چیزیں تھی وہی ترکہ بنیں گی انھیں میں وراثت کی تقسیم ہو گی۔ لڑکیوں کو جہیز میں جو چیزیں دی جا چکیں وہ ان کی ہو چکی۔

علامہ وحید الدین خان لکھتے ہیں:

شادی میں جہیز کا رواج ہندوستان کے مسلمانوں میں بہت بڑھ چکا ہے، اس رسم کا تعلق اسلام سے نہیں نہ ہی یہ دوسرے ملکوں میں موجود ہے۔ ہندو اپنے قانون کے مطابق عورت کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے تھے اس کی تلافی کے لیے یہ رسم پڑ گئی۔ آگے جا کر لکھتے ہیں

مسلمان لڑکیوں کا وراثت میں باقاعدہ حصہ مقرر کیا گیا ہے لیکن عملی طور پر مسلمان وراثت لڑکی کو نہین دیتے اور بچی کو خوش کرنے کے لیے جہیز میں بہت سا سامان دے دیتے ہیں، جہیز حقیقتاً اسلامی قانون وراثت سے فرار ہے۔[15]

---

[14] https://www.dawateislami.net/magazine/ur/islami-behno-kay-sharai-masail/jahez-aur-wirasat

[15] وحید الدین خان، مولانا، خاتون اسلام، دار الابلاغ پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹر، لاہور پاکستان، ص237

یہی رائے دیگر علماء کی بھی ہے جہیز وراثت کا بدل نہیں بن سکتا۔ڈاکٹر شاہدہ پروین اس حوالے سے لکھتے ہیں:
اگر لڑکی جہیز نہ لے تو اسے والدین وراثت سے بھی محروم کر دیتے ہیں کیونکہ وہ جہیز کو وراثت کا نعم البدل سمجھتے ہیں ۔اگر لڑکی کو وراثت کے بدل کے طور پر جہیز دیا جائے تو یہ ایک ظالمانہ رسم ہے اور حدود اللہ سے تجاوز ہے اور ہندوستانہ رسم ہے کیونکہ وراثت کو قرآن پاک میں فریضۃ من اللہ اور حدود اللہ قرار دیا گیا ہے۔[16]
تمام علماء کی متفقہ رائے ہے جہیز وراثت کی جگہ نہیں لے سکتا جو صرف گھریلو چیزوں پر مشتمل ہو تا ہے چند لاکھ روپے کڑوڑوں کی جائیداد کے متبادل قرار نہین دیئے جاسکتے۔

جہیز اور قانون:

1976ء کے قانون میں جہیز اور شادی میں دیئے گئے تحفوں پر پابندی کے قانون کے تحت والدین کی طرف سے دلہن کے جہیز اور تحفوں کی قیمت پانچ ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتی لیکن ساتھ ہی قانون میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس پابندی سے یہ بالکل بھی اخذ نہیں کیا جانا چاہئے کہ اس سے کم مقدار کا جہیز نہیں دیا جاسکتا یہ پابندی نیوندر اور اسلامی (وہ پیسے جو شادی کے موقع پر دلہن کو مہمانوں سے سے ملتے ہیں) پر نہیں ہے۔

جہیز کے قانون پر عمل درآمد نہیں ہو تا اور بعد میں اگر ناچاقی یا علیحدگی ہو جائے تو جہیز واپس لے لیا جاتا ہے۔عدالتوں دعوے دائر ہوتے ہیں اور عدالتیں بھی جہیز کی اس مقدار یا نوعیت کا مقدمہ سنتی ہیں جو دیا گیا تھا لیکن بعض اوقات عورت یا اس کے گھر والوں کے لئے جہیز کی مقدار اور چیزیں ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے بطور تحفظ جہیز کی اشیا کی فہرست بنائی جائے اور دولہا واوں سے وصول کرائی جائے اور گواہان کے دستخط کروالئے جائیں۔

سینٹ کا منظور شدہ بل:

مئی 2008ء میں سینٹ نے جہیز اور شادی کے تحائف سے منتقل ایک بل منظور کیا اس بل کے قانون کی شکل اختیار کرنے کی صورت میں جہیز کی مد میں 30 ہزار روپے اور شادی کے تحائف کی حد 50 ہزار ہو گی۔مزید یہ قانون پابندی عائد کرتا ہے کہ جہیز کے سامان کی فہرست نکاح نامہ کے ساتھ منسلک کی جائے۔[17]

---

[16] شاہدہ پروین، عصری عائلی مسائل اور اسلامی تعلیمات، ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور، 2008ء ص 163-164
[17] سکھروی، کی اہمیت، ص 193 تا 198، 12 www.deenislam.com

جہیز وراثت کا بدل نہیں:

عورتوں کو عام طور پر وراثت سے محروم رکھنے کے لئے بہت سے حربے استعمال کئے جاتے ہیں کبھی پیار، کبھی زور زبردستی اور کبھی رشتوں کا واسطہ دے کر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ عورت اپنا حق وراثت چھوڑ دے اس کی ایک صورت یہ ہے کہ جہیز دے کر بھائی یہ جتلا دیتے ہیں کہ چونکہ یہ ایک بڑی قیمیت کا جہیز لڑکی کو دیا گیا ہے اس وجہ سے اب وراثت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے اور اپنا حصہ عورت وصول کر چکی ہے۔ اب تو شہری علاقوں میں بھی لڑکیوں کو جہیز دے کر جائیداد کے معاملات سے فارغ کر دیا جاتا ہے اور زیادہ تر لڑکیاں خود ہی جائیداد کی جاب سے دستبرداری کر لیتی ہیں کیونکہ جہیز کی وصولی کے بعد ان کو مسلسل ہی سننے کو ملتا ہے کہ ان کے اتنے زیادہ سامان کے اخراجات اسی جائیداد کی مد میں سے ہیں اور وراثت میں حق مانگنے کی صورت میں ان کو میکے سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ جون 2008ء میں عورتوں کے خلاف رواجوں کی روک تھام کے لئے فوجداری قانون میں ترمیم کا بل قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اس میں عورتوں کو وراثت سے محروم کرنے کا جرم قرار دینے کی تجویز تھی۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 498 (الف) کا اضافہ کرنے کی بھی تجویز ہے۔ جس کا متن یہ ہے کہ جو کوئی دھوکہ یا غیر قانونی ذرائع سے عورت کو وراثت ملنے، منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا حصہ لینے سے محروم کرے اس کم سے کم 7 سال کی قید اور سزا اور دس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ اگست 2008 میں عائلی عدالت کے قانون میں ترمیم کے بل میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ عورتوں کے وراثت میں حصہ کو عائلی عدالت کے دائرہ کار میں شامل کیا جائے۔ عورتوں کو جائیداد سے محروم کرنے کے خلاف قانون بن چکا ہے۔

اکثر اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ بھائی یا والد اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر جہیز یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ اس لڑکی کی جائیداد کو بیچ کر جہیز دیا ہے۔ اس عورت کو چونکہ وراثت کا حق مل گیا اس لئے اب کوئی حصہ مانگنے کا اس کا حق نہیں بنتا۔ مگر ان فضول قسم کے دلائل کو عدالتیں تسلیم نہیں کرتیں۔

سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں اعلیٰ عدالتوں کے سابقہ فیصلوں کو وضاحت کرتے ہوئے عورتوں کے حق وراثت بارے بہت سے معاملات کی کھل کر وضاحت عدالت کو پیش ہونے والے اس مقدمہ میں بھائیوں نے اپنی ایک بہن کو اس کا وراثتی حصہ مکمل طور پر نہیں دیا۔ ان بھائیوں کا کہنا تھا کہ پہلے انہوں نے بہن کی شادی پر اخراجات کئے پھر اس بہن کی طلاق کے تنازعے پر اخراجات ہوئے اور سب سے اہم بات کہ ان کی بہن کا خود اپنے کچھ حصہ سے دستبردار ہونے کا کوئی معاہدہ ثابت بھی ہو تو ایسا معاہدہ مصلحت عامہ اور اخلاقیات کے خلاف ہونے کی وجہ سے کالعدم

ہے۔ مقدمہ کی فریق عورت کے حق وراثت کے بارے میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ اس کے والد کی فوتگی پر فوراً اس عورت کو ملکیت ہو گیا اور ہر وقت قائم رہا۔

حق بخشوانا بھی ہمارے معاشرے کی ایک قبیح رسم ہے جس میں زبردستی عورت سے جائیداد سے دستبرداری کروائی جاتی ہے۔ بہر حال جہیز تحالف کی ایک شکل ہے اسے وراثت کا بدل ہر گز نہیں کہا جا سکتا ہے۔

- سامان جہیز ماں باپ کی طرف سے بیٹی کے لئے تحفہ ہوتا ہے۔
- بری دلہن کا تحفہ جو اس سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔
- بیٹی کو وراثت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

نتائج تحقیق

- جہیز کا مطلب گھریلو سامان ہے۔
- جہیز ایک ہدیہ اور تحفہ ہے یہ نمود و نمائش کا ذریعہ نہیں ہونا چاہیے
- جہیز لڑکی یا اس کے گھر والوں پر واجب نہیں۔
- لڑکی کے لیے گھر کا ساز و سامان مہیا کرنا مرد کی ذمہ داری ہے عورت یا اس کے میکے کی نہیں۔
- جہیز کے ذریعے عورت وراثت سے محروم نہیں ہو گی۔
- جہیز وراثت کا نعم البدل نہیں۔